49025- توحیدربوبیت کا تعارف اوراس کے منکرین

سوال

توحیدربوبیت کسے کہتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

توحیدربوبیت کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالی کواللہ تعالی کے افعال مثلاً: تخلیق، ملکیت، کائنات کا انتظام وانصرام، رزق عطاکرنا، زندہ کرنا اورمارنا، بارش نازل کرنا وغیرہ دیگر لامحدود کاموں کے کرنے میں یکتا اور منفرد سمجھنا، چنانچہ انسان اس وقت تک موحد بن ہی نہیں سکتا جب تک یہ اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالی ہرچیز کا رب، مالک، خالق اوررازق ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اورموت دیتا ہے، وہی نفع پہچانے والا ہے اوروہی نقصان پہنچانے والا ہے، وہی تن تنہا دعائیں قبول فرماتا ہے، تمام اموراسی کے کنٹرول میں ہیں، اسی کے ہاتھ میں ساری خیر ہے، وہ جوچاہے کرنے پر قادر ہے، اسی طرح توحیدربوبیت میں اچھی بری تقدیر پرایمان بھی شامل ہے۔

توحیدکی اس قسم سے ان مشرکوں نے بھی اختلاف نہیں کیا تھا جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا، وہ مشرک بھی اجمالی طور پراس توحیدربوبیت کے قائل تھے، جیسے کہ اللہ تعالی نے ان کے بارے میں فرمایا:
{وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ}.
ترجمہ: اوراگرآپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اورزمین کوپیدا کیا ہے؟ تووہ ضرورکہیں گے: انہیں غالب اورجاننے والی ذات نے پیدا کیا ہے۔ [الزخرف: 9]
تو معلوم ہوا کہ وہ مشرکین بھی اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالی ہی تمام معاملات کو چلانے والا ہے، وہی ذات ہے جس کے ہاتھ میں آسمانوں اورزمین کی بادشاہت ہے۔ پھراس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محض اللہ تعالی کے رب ہونے کا اقرار بندے کے مسلمان ہونے کے لیے ناکافی ہے، چنانچہ مسلمان ہونے کے لیے توحیدربوبیت کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی لازم ہے اوروہ ہے توحیدالوہیت یعنی اقرار ربوبیت کے بعد عبادت بھی صرف ایک اللہ ہی کی جائے۔

بنی آدم میں سے کوئی ایسا شخص علم میں نہیں آسکا جس نے توحیدربوبیت کا انکار کیا ہو، چنانچہ مخلوق میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ: اس کائنات کوپیدا کرنے والے دو یکساں خالق ہیں۔ اس لیے یہ بات واضح ہے کہ کسی نے بھی توحیدربوبیت کا انکار نہیں کیا؛ البتہ ملعون فرعون نے غروراورضد کرتے ہوئے ربوبیت کا دعوی کیا تھا، اللہ تعالی نے اس کا جھوٹا دعوی ذکر کرتے ہوئے فرمایا: {فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى}. ترجمہ: فرعون نے کہا: میں تمہارا بڑا رب ہوں۔ [النازعات: 24] اسی طرح ایک اورجگہ پر فرعون کی بات ذکر کی اور فرمایا: {مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي}. ترجمہ: مجھے تمہارے لیے اپنے علاوہ کسی معبود کا علم نہیں ہے۔ [القصص: 38] یہ دعوی محض عناد کی وجہ سے تھا کیونکہ آل فرعون کو بھی پتہ تھا کہ فرعون رب نہیں ہے، اللہ تعالی نے یہ بات بھی ذکر کی اور فرمایا: {وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا}. ترجمہ: انہوں نے ظلم اور تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان آیات کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان پر مکمل یقین کر چکے تھے۔ [النمل: 14] اسی طرح اللہ تعالی نے سیدنا موسی علیہ السلام کی فرعون سے مناظرانہ گفتگو بیان کرتے ہوئے فرمایا: {لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ}. ترجمہ: فرعون توجان چکا ہے کہ یہ نشانیاں صرف آسمانوں اورزمین کے رب نے ہی نازل کی ہیں۔ [بنی اسرائیل: 102]، یعنی فرعون خود بھی اندرونی طور پراس بات کا اقرار کرتا تھا کہ رب صرف اللہ تعالی کی ذات ہے۔

غیراللہ کو اللہ کا شریک بناتے ہوئے مجوسیوں نے بھی توحیدربوبیت کا انکار کیا، مجوسیوں کا کہنا ہے کہ: اس کائنات کے دو الہ ہیں اندھیرا اوراجالا، تاہم انہوں نے ان دونوں کو یکساں قرار نہیں دیا، کیونکہ مجوسی بھی یہ کہتے ہیں کہ اجالا اندھیرے سے بہتر ہے؛ کیونکہ اجالا خیر کوپیدا کرتا ہے، اوراندھیرا برائی کو پیدا کرتا ہے، اورخالقِ خیر؛ خالقِ شر سے بہتر ہے، اسی طرح ان

کے ہاں اندھیرا محض عدم ہے یعنی اندھیرا روشن نہیں ہوتا، جب کہ اجالا وجود ہے یعنی اجالا روشن ہوتا ہے اس لیے اجالا فی نفسہ کامل ہے۔

ان تفصیلات کے بعد: مشرکین کے توحید ربوبیت کے اقرار کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ انہوں نے توحید ربوبیت کا اقرار کر کے مکمل طور پر عقیدہ توحید اپنا لیا تھا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے توحید ربوبیت کا اجمالی طور پر اقرار کیا تھا جیسے کہ مندرجہ بالا آیات میں ان کے بارے میں اجمالی طور پر اللہ تعالی نے وضاحت فرمائی ہے؛ ساتھ ہی یہ بھی کہ مشرکین ایسے کاموں میں ملوث ہو جاتے تھے جن سے توحید ربوبیت میں خلل اور کمی پیدا ہوتی تھی، مثلاً: وہ لوگ بارش نازل ہونے کی نسبت تاروں کی طرف کرتے تھے، مشرکین یہ سمجھتے تھے کہ کاہن اور جادوگر غیب جانتے ہیں اسی طرح ربوبیت میں شرک کی اور بھی صورتیں ان میں پائی جاتی تھیں لیکن یہ صورتیں توحید الوہیت میں شرک کی بہ نسبت بہت ہی تھوڑی تھیں، یعنی مشرکین توحید الوہیت میں بہت زیادہ شرک کے مرتکب ہوتے تھے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے۔

واللہ اعلم

مزید کے لیے دیکھیں: (تیسیر العزیز الحمید: 33/، اور اسی طرح: القول المفید 14/1)